

1 عمومی جائزہ

مالی سال کے ابتدائی مہینوں کے دوران مشکلات کے باوجود مالی سال 15ء کی تیسری سہ ماہی کا اختتام ملک کے معاشی ماحول میں نمایاں بہتری پر ہوا۔ بیرونی شعبہ، جو پاکستانی معیشت کا کمزور ترین جز رہا ہے، خاصا بہتر ہو گیا: (الف) کارکنوں کی ترسیلات زر کی بھرپور نمو، اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت زیادہ رقم کی آمد اور تیل کی قیمتوں میں یکدم کمی سے فائدہ جاری کھاتے کو فائدہ ہوا اور مرس 15ء کی تیسری سہ ماہی کے دوران اس میں نمایاں فاضل درج کیا گیا¹، اور (ب) اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر ایک سال پہلے کے مقابلے میں دگنے سے بھی زیادہ ہو گئے جو ملک کے تین ماہ کے درآمدی بل کو پورا کرنے کے لیے کافی ہیں۔

نتیجتاً شرح مبادلہ کے استحکام اور بین الاقوامی نرخوں میں کمی کا فائدہ ملکی صارفین کو منتقل کرنے کے حکومتی فیصلے اور محتاط زرعی انتظام کی بنا پر نہ صرف سال بسال گرانی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت (CPI) ایک عشرے کی پست ترین سطح پر آگئی بلکہ گرانی کی توقعات بھی کم ہوئیں جیسا کہ آئی بی اے اسٹیٹ بینک اعتماد صارف سروے سے ظاہر ہے۔² میزانی خسارے کی مالکاری کے اسٹیٹ بینک سے ہٹنے کے عمل نے بھی پست گرانی کا ماحول پیدا کرنے میں کردار ادا کیا ہوگا۔

حوصلہ افزا امر یہ ہے کہ آئی ایم ایف پروگرام کے تحت طے شدہ اصلاحات کا عمل صحیح راستے پر گامزن ہے اور آخر مارچ 2015ء کے تمام مقداری (کارکردگی) کے اہداف پورے کر لیے گئے۔ حقیقی جی ڈی پی نمو 4.24 فیصد ہے، جو ہدف سے کم ہے لیکن پچھلے سات سال کی بلند ترین سطح پر پہنچ گئی ہے۔ حال ہی میں موڈیز انویسٹر سروس نے پاکستان کی کریڈٹ ریٹنگ ایک درجہ بڑھادی ہے اور اسے مستحکم منظر نامہ دیا ہے۔

ان بہتر حالات کی بنا پر پالیسی سازوں کی توجہ استحکام سے بتدریج معاشی نمو کی طرف منتقل ہو رہی ہے۔ اسٹیٹ بینک نے زری نرمی شروع کر دی ہے اور اپنا پالیسی ریٹ تاریخ کی پست ترین سطح پر لے آیا ہے تاکہ معاشی سرگرمی کو تحریک ملے۔³ حکومت نے ترقیاتی منصوبوں پر اپنا خرچ بھی بڑھا دیا ہے جو بلا واسطہ اور بالواسطہ طور پر معاشی نمو کو بڑھانے میں کردار ادا کر رہا ہے۔ سرمایہ کاری کو، جو حالیہ برسوں میں معاشی نمو کے حوالے سے تشویش کا باعث رہی ہے، زری نرمی اور چین پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت مجوزہ سرمایہ کاری سے فائدہ پہنچنے کا امکان ہے۔

1 یہ ایک دہائی میں دوسرا موقع ہے جب سہ ماہی کے دوران جاری کھاتے میں فاضل درج کیا گیا، پہلا موقع مرس 11ء کی چوتھی سہ ماہی میں آیا تھا۔

2 مارچ 2015ء میں آئی بی اے ایس بی پی کے اعتماد صارف سروے سے اگلے چھ ماہ کی پست گرانی کی توقعات ظاہر ہوتی ہیں (تفصیلات کے لیے دیکھیے تیسرا باب)۔

3 مجموعی طور پر اسٹیٹ بینک نے آخر مئی 2015ء تک مسلسل چار زری پالیسی اعلانات میں شرح سود کو ریڈو کی بلانی حد میں 300 بی بی ایس کی کمی کر کے اسے 7.0 فیصد کر دیا۔

اہم معاشی اظہار یوں میں نمایاں بہتری کے باوجود طویل عرصے سے موجود بعض ساختی مسائل پر توجہ مرکوز کرنے کی ضرورت ہے جو مختلف شعبوں کی کارکردگی کو متاثر کرتے رہے ہیں۔ سب سے بڑھ کر آمدات، جو ملک کے لیے زرمبادلہ لانے کا سب سے بڑا ذریعہ ہوتی ہیں، حالیہ ماضی میں جمود کا شکار رہی ہیں اور جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران کم ہوئیں۔ دوم، چونکہ غیر قرضہ جاتی رقوم کی آمد کم رہی اس لیے ملک کو جاری کھاتے کا خسارہ پورا کرنے اور زرمبادلہ کے سیال ذخائر بڑھانے کے لیے قرضوں کی آمد پر انحصار کرنا پڑا۔ خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری اگرچہ پچھلے سال کی سطح پر رہی تاہم منافع و منافع منقسمہ کی مد میں رقوم کے اخراج کے مقابلے پر نہ آسکی۔

سوم، ٹیکس وصولیوں کی معتدل نمو بدستور مشکل رہی۔ حقیقت یہ ہے کہ ٹیکس محاصل کی پست نمو اور غیر صوابدیدی خرچ کے بڑے حصے نے نمو کو بڑھانے کے لیے مالیاتی گنجائش سکڑ دی۔ آخراً، اداروں کے درمیان قابل وصولی رقوم کا معاملہ شعبہ توانائی کے موثر طور پر کام کرنے کی راہ میں بڑی رکاوٹ بنا رہا۔

1.1 معاشی جائزہ

قومی آمدنی کے حسابات کے عبوری تخمینوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ م س 15ء میں حقیقی جی ڈی پی نمو 4.24 فیصد بڑھ گئی (جدول 1.1)۔ اگرچہ م س 08ء سے اب تک یہ بلند ترین شرح تھی تاہم سال کے 5.1 فیصد ہدف سے کم رہی کیونکہ معاشی سرگرمی کی راہ میں حائل بیشتر رکاوٹیں قائم رہیں۔ 4 م س 15ء کے دوران شعبہ زراعت میں م س 14ء کی شرح 2.7 فیصد کے مقابلے میں کسی قدر بلند نمو (2.9 فیصد) درج کی گئی۔ اس کی بنیادی وجہ گلابی 5 کی بھرپور نمو تھی جبکہ فصلوں کا شعبہ صرف 1.0 فیصد بڑھ سکا۔ چاول اور کپاس کے سوا کوئی اہم فصل گذشتہ سال جیسی کارکردگی بھی نہ دکھاسکی، چہ جائیکہ سال کا ہدف حاصل کرتی۔ م س 15ء میں اہم فصلوں کی نموصرف 0.3 فیصد ہوئی جبکہ پچھلے برس 8.0 فیصد نمو ہوئی تھی۔ جو عوامل رکاوٹ بنے ان میں خریف کے دوران موسلا دھار بارشیں (پنجاب کے بعض علاقوں میں سیلاب) اور ربیع کے دوران طویل عرصے تک کم درجہ حرارت شامل ہیں۔⁶

کمزور فصلوں (جیسے گنا) کے ذیلی اثرات شعبہ اشیا سازی میں بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔⁷ اس کے علاوہ پست بیرونی طلب توانائی کی مسلسل قلت (ماسوائے کم شدید ہونے کے) نے دوران سال اشیا سازی کو نقصان پہنچایا۔ جولائی تا مارچ م س 15ء میں بڑے پیمانے پر اشیا سازی (LSM) صرف 2.5 فیصد نمو پاسکی جبکہ سال کا ہدف 7.0 فیصد تھا اور پچھلے سال کی اسی مدت میں 4.6 فیصد نمو ہوئی تھی (جدول 1.1)۔

بڑے پیمانے پر اشیا سازی کے اندر گاڑیوں اور تعمیرات سے منسلک صنعتوں نے گذشتہ برس سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اوّل الذکر کو نئے

4 سالانہ منصوبہ م س 15ء میں توانائی کی بہتر فراہمی، سرمایہ کاری میں نمایاں اضافے، سیاسی استحکام اور موسم کے سازگار حالات کو متصور کیا گیا تھا۔ سال کے دوران ان میں سے کسی عنصر میں بھی نمایاں بہتری نہیں آئی جس سے معاشی نمو محدود ہوئی رہی۔

5 گلہ بانی کی قدر اضافی مجموعی اضافہ قدر (GVA) میں درمیانی صرف کو منہا کر کے نکالا جاتا ہے۔ فرق پیدا کرنے والا عامل درمیانی صرف (سب سے بڑھ کر چارہ) ہے جو براہ راست فصلوں کے شعبے کی کارکردگی سے جڑی ہوئی ہے۔ م س 15ء میں درمیانی صرف فقط 0.8 فیصد بڑھی جبکہ م س 14ء میں اس کی نمو 6.0 فیصد تھی جس سے گلہ بانی کے شعبے کی نمو بڑھ گئی۔

6 یہ بات قابل ذکر ہے کہ قارم کی آمدنی میں یکدم کمی درج کی گئی ہوگی کیونکہ سال کے دوران چاول اور کپاس دونوں کی قیمتیں گر گئیں۔

7 جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران چینی کے شعبے میں 6.1 فیصد کی سال ب سال کی درج کی گئی جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں دوہندسی نمو تھی۔

جدول 1.1: منتخب معاشی اظہاریے			
جولائی تا مارچ م 15ء	جولائی تا مارچ م 14ء	م 15ء	جولائی تا مارچ م 15ء
شرح نمو (فیصد)			
4.6	7.0	2.5	بڑے پیمانے پر اشیا سازی الف
8.1	8.0	5.1	صارف اشیا ریہ قیت (مدتی اوسط) الف
10.0	دستیاب نہیں	5.5	نچی شعبے کا قرضہ ب
5.9	دستیاب نہیں	5.7	رسد زر (زر 2) ب
5.9	5.8	-6.0	برآمدات (کسٹم) الف
0.8	6.2	2.8	درآمدات (کسٹم) الف
1574.8	2,605*	1775.1	ٹیکس بحاصل - ایف بی آر ارب روپے ج
1.1	دستیاب نہیں	-3.1	شرح مبادلہ (+ اضافہ - کمی فیصد) ب
ارب ڈالر			
5.4	دستیاب نہیں	11.6	اسٹیٹ بینک کے ذخائر (آخر مدت) ب
11.6	16.7	13.3	کارکنوں کی ترسیلات زر ب
0.7	4.3	0.7	پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری ب
-2.7	-2.8	-1.6	جاری کھاتے کا توازن ب
فیصد بی ڈی پی ¹			
-3.9	-5.1	-3.8	مالیاتی توازن ²
سالانہ منصوبہ 2014-15ء میں مندرجہ حکومت کے مقرر کردہ اہداف -			
* ایف بی آر کا اصل ہدف 2810 ارب روپے تھا جو نظر ثانی کر کے 2605 ارب روپے کر دیا گیا۔			
1 سالانہ منصوبہ 2014-15ء میں بیان کردہ پورے سال کے بی ڈی پی تخمینوں پر مبنی۔			
ماخذ: الف - پاکستان دفتر شماریات؛ ب - بینک دولت پاکستان؛ ج - وفاقی بورڈ آف ریونیو؛ د - وزارت خزانہ۔			

کار ماڈلز اور پنجاب حکومت کی اپنا روزگار اسکیم سے بہت فائدہ پہنچا جبکہ موخر الذکر نے تعمیرات کی بھرپور سرگرمیوں کی وجہ سے نمو پائی۔ شعبہ تعمیرات نے گزشتہ سال کے 7.2 فیصد کے بعد م 15ء میں 7.0 فیصد نمو حاصل کی۔ چونکہ اس شعبے کے عقبی اور امانی (backward and forward) روابط مضبوط ہیں اس لیے تعمیرات کی بھرپور سرگرمی معیشت کے لیے نیک سگن ہے۔

اجناس پیدا کرنے والے شعبوں (زراعت اور صنعت) کی پست نمو کے باوجود خدمات کا شعبہ م 15ء کے دوران 5.0 فیصد نمو حاصل کرنے میں کامیاب رہا جو پچھلے سال کی 4.4 فیصد نمو سے زیادہ ہے۔⁸ اس کی تحریک عمومی حکومتی خدمات سے آئی جو سرکاری ملازمین کی تنخواہوں اور پنشنوں میں اضافے کی عکاس ہے۔ ایک اور بڑا ہاوا مالیات اور بیمہ کے شعبے کی بھرپور نمو سے ملا جس کی وجہ حکومتی تسکات میں مالی اداروں کی سرمایہ کاری تھی۔

م 14ء کی طرح کمرشل بینک دوران سال اپنی رقوم خطرے سے پاک حکومتی تسکات کی طرف منتقل کرتے رہے۔ مطلق لحاظ سے سال کے پہلے نو ماہ کے دوران 12 کھرب روپے کے اضافے کی بنا پر حکومتی تسکات میں کمرشل بینکوں کی سرمایہ کاری آخر مارچ 2015ء تک 53 کھرب روپے تک پہنچ گئی جو تاریخ کی بلند ترین سطح ہے۔ یہ اضافہ پی آئی بیز اور ٹی بلز کے درمیان تقریباً مساوی طور پر منقسم تھا۔ یہ رسدی اور طلبی دونوں عوامل کے باہم ارتباط کا نتیجہ تھا۔ اگرچہ کمرشل بینکوں نے حکومتی تسکات کی اوّلین نیلامیوں میں بھرپور حصہ لیا تا کہ گرتی ہوئی شرح سود کے منظر نامے میں بلند یافتہ پر اپنے فنڈ استعمال کر سکیں تاہم حکومت نے بھی کھل کر قبولیت کا سلسلہ جاری رکھا کیونکہ اس نے

8 خدمات میں تھوک اور خوردہ تجارت کی کارکردگی جس کا بی ڈی پی میں 18.3 فیصد حصہ ہے اجناس پیدا کرنے والے شعبے کی نمو سے گہرا ربط رکھتی ہے۔ چنانچہ یہ باعث حیرت نہیں ہے کہ م 15ء میں تھوک اور خوردہ تجارت میں 3.4 فیصد کی قدرے کم نمودرج کی گئی جبکہ پچھلے سال 4.0 فیصد تھی۔

ایک اور وجہ نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور مواصلات کی سست نمو تھی۔ تفصیلات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ریلوے اور انٹر نیشنل میں نمایاں بہتری مواصلات کی منفی نمو کی وجہ سے دب گئی۔ سیلر سسٹر انجنری کی تعداد کم تھی کیونکہ خدمات فراہم کرنے والوں کی توجہ کم کارڈز کی توثیق پر تھی۔ تھری جی رفروری ایکسپلرٹ پر مبنی اختراعی ٹیکنیجز متعارف کیے جانے کے ساتھ مواصلاتی خدمات آئندہ سال بہتر ہونے کا امکان ہے۔

نیلامیوں کے کیلنڈر میں اعلان کردہ اہداف سے بڑھ کر قوم اکٹھا کیں۔ ان نیلامیوں سے نسبتاً زیادہ رقم کی آمد سے حکومت کو اسٹیٹ بینک سے اپنے کچھ قرضے واپس کرنے کا موقع ملا۔ نتیجتاً حکومت اسٹیٹ بینک سے لیے گئے قرضوں کو آخر مارچ 2015ء کے لیے آئی ایم ایف کی بالائی حد کے اندر رکھنے میں کامیاب رہی بلکہ اسٹیٹ بینک ایکٹ 1956ء میں مقرر کردہ صفر سہ ماہی قرض گیری کی حد کو بھی پورا کر لیا۔

گمرشل بینکوں سے بھاری حکومتی قرض گیری کے پیش نظر اسٹیٹ بینک نے قرضے کا بہاؤ جاری رکھنے کے لیے نومبر 2014ء سے ادخال سیالیت بڑھا دیا۔ تاہم جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران نجی شعبے کو قرضے میں صرف 5.5 فیصد اضافہ ہوا جبکہ پچھلے برس اسی مدت میں 10.0 فیصد ہوا تھا۔ یہ نمایاں سست روی بنیادی طور پر طلبی عوامل سے منسوب کی جاسکتی ہے بشمول: اجناس (تیل، کپاس، چاول، خوردنی تیل وغیرہ) کی قیمتوں میں یکدم کمی جس سے فرموں کی جاری سرمائے کی ضروریات کم ہو گئیں، کارپوریٹ کے بھاری منافع، توانائی کی مسلسل قلت، اور قرض کی نسبتاً بلند حقیقی لاگت۔ اگرچہ قرضے کے کم استعمال میں ہر عامل کے کردار کو الگ الگ کر کے دیکھنا ممکن نہیں تاہم اجناس کی پست قیمتوں کے اثر کا تجزیہ جاری سرمائے کے قرضے کو تھوک قیمتوں سے ڈیفلیٹ کر کے کیا جاسکتا ہے۔ نجی شعبے کے کاروبار کو جاری سرمائے کے قرضے جن میں تھوک قیمتوں میں تیزی سے کمی کا لحاظ رکھا جائے جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران 8.9 فیصد کی نمو ظاہر کرتے ہیں جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں یہ شرح 7.5 فیصد تھی۔ مزید یہ کہ جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران معینہ سرمایہ کاری قرضے 9.3 فیصد بڑھ گئے جبکہ جولائی تا مارچ م س 14ء کی اسی مدت میں 6.1 فیصد اضافہ ہوا تھا (تیسرا باب)۔

اجناس کی کم قیمتوں اور تیل کی پست قیمتوں کی عوام کو منتقلی سے مہنگائی کم کرنے میں مدد ملی۔ اس کے ہمراہ نومبر 2014ء تک محتاط زری سختی کے موثر اثر، مستحکم شرح مبادلہ اور تلف پذیر غذائی اشیاء کی وافر فراہمی سے مارچ 2015ء میں گرانی لحاظ صارف اشاریہ قیمت کم ہو کر 2.5 فیصد رہ گئی اور گرانی کی توقعات کم ہوئیں۔ مجموعی طور پر جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران عمومی گرانی گھٹ کر 5.1 فیصد رہ گئی جبکہ پچھلے سال کے اسی عرصے میں 8.6 فیصد تھی۔⁹ یہ کم وسیع البینا د ہے: قوزی گرانی کے تمام پیمانوں (غیر غذائی غیر توانائی، تراشیدہ اوسط اور صارف اشاریہ قیمت کا نسبتاً مستحکم جز) میں تجزیے کے عرصے کے دوران نمایاں کمی درج کی گئی (تیسرا باب)۔

آئی بی اے اسٹیٹ بینک کے اعتماد صارف سروے سے اسٹیٹ بینک کو اپنا زری پالیسی موقف نمایاں طور پر نرم کرنے میں مدد ملی۔ اسٹیٹ بینک نے پچھلے سات ماہ میں (نومبر 2014ء سے مئی 2015ء تک) مسلسل چار زری پالیسی فیصلوں میں شرح سود کو ریڈور کی بالائی حد مجموعی طور پر 300 بی پی ایس کم کر کے 7.0 فیصد کر دی جو تاریخ کی پست ترین سطح ہے۔ شرح سود میں کمی کے ساتھ نومبر 2014ء سے بازار زر کے سودوں (OMOs) کے ذریعے سیالیت کے ادخالات کیے گئے جس سے اپریل 2015ء میں بازار زر کے سودوں کا حجم دس کھرب روپے تک پہنچ گیا۔ یہ بلند حجم بازار زر کی شیعہ شرح کو کم کر کے مطلوبہ سطح تک لانے اور زری مجموعوں میں معقول نمو کو یقینی بنانے کے لیے ضروری تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ اسٹیٹ بینک نے بازار زر کے سودوں کی قطع شرح سود اور شرح سود کو ریڈور کی حد کے درمیان وسط فروری 2015ء سے تقریباً یکساں تفاوت رکھا تا کہ نئے شرح سود کو ریڈور فریم ورک کو ہموار منتقلی ہو سکے۔¹⁰

⁹ تازہ ترین اعداد و شمار سے ظاہر ہے کہ م س 15ء میں اوسط سالانہ گرانی لحاظ صارف اشاریہ قیمت کم ہو کر 4.5 فیصد رہ گئی جبکہ م س 14ء میں 8.6 فیصد تھی۔
¹⁰ مئی 2015ء اسٹیٹ بینک نے ایک نیا "ایس بی پی ٹارگٹ ریٹ" متعارف کرایا ہے اور شرح سود کو ریڈور کا عرض 250 بی پی ایس سے کم کر کے 200 بی پی ایس کر دیا ہے۔ نئے شرح سود کو ریڈور فریم ورک کے تحت اسٹیٹ بینک نے ماریٹ سے واضح طور پر عہد کیا ہے کہ شیعہ بازار زر کی شرح ٹارگٹ ریٹ کے قریب رکھی جائے گی۔

بازار زر کے سودوں کے ذریعے سیالیت کے بھاری ادخالات کا زر بنیاد پر کم اثر ہوا جو جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران صرف 4.9 فیصد بڑھا جبکہ م س 14ء کی اسی مدت میں 8.0 فیصد بڑھا تھا۔ درحقیقت بازار زر کے سودوں کے ادخالات اور بڑھتے ہوئے خالص بیرونی اثاثوں کے زر بنیاد پر توسیعی اثر کی اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرض گیری کی خالص واپسی کی وجہ سے جزو اتلافی ہو گئی۔ اسی طرح جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران زر وسیع کی رسد بھی 5.7 فیصد کی پست شرح سے بڑھی جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے میں 5.9 فیصد نمو ہوئی تھی۔ اس سست رفتاری کی وجہ بینکاری نظام کے خالص ملکی اثاثوں (NDA) کی پست نمو تھی۔¹¹ خالص ملکی اثاثوں کو کم کرنے میں نجی شعبے کو پست قرض نے کردار ادا کیا جبکہ اعانت میزانیہ کے لیے حکومتی قرض گیری پچھلے برس سے قدرے زیادہ تھی۔

جولائی تا مارچ م س 15ء میں بجٹ خسارہ تھوڑا سا کم ہو کر جی ڈی پی کے 3.8 فیصد پر پہنچ گیا جبکہ گزشتہ برس اسی مدت میں 3.9 فیصد تھا۔ تاہم جولائی تا مارچ م س 15ء میں ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں 12.7 فیصد بڑھیں جو جولائی تا مارچ م س 14ء کی نمو 17.9 فیصد سے خاصی کم تھیں۔ یہ سست رفتاری کئی عوامل سے منسوب کی جاسکتی ہے جن میں یہ شامل ہیں: (الف) تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی جس سے توانائی کی مصنوعات پر ٹیکس وصولیاں گھٹ گئیں، (ب) کی پورا کرنے کے لیے حکومت کے بعض اقدامات کو قانونی دشواریوں کا سامنا ہوا، اور (ج) اشیا سازی کی سرگرمیوں کا دھماکا پڑنا۔ علاوہ ازیں دستاویزیت، ٹیکس انتظام کی کارکردگی اور تاثیر میں بہتری اور ٹیکس کی ادائیگی سے گریز میں کمی لانے کے اقدامات کی جانب سست پیش رفت کی وجہ سے ایف بی آر کی وصولیاں بدستور متاثر ہوتی رہیں۔

محصولات کے برخلاف اخراجات پر قابو پانے کی حکومتی کوششوں سے مالیاتی یکجائی کو سہارا ملا۔ جولائی تا مارچ م س 15ء میں مجموعی اخراجات 8.3 فیصد بڑھ گئے جبکہ م س 14ء کے اسی عرصے میں 8.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ اخراجات میں کمی کا اثر ترقیاتی اخراجات پر نہیں پڑا جو زیر جائزہ مدت کے دوران 20 فیصد سے زائد سال بسال بڑھ گئے۔ صوبائی حکومتیں اس حوالے سے آگے رہیں کیونکہ سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگراموں پر ان کے خرچ میں 46.0 فیصد سال بسال کا بھاری اضافہ درج کیا گیا۔ اگرچہ صوبائی حکومتوں کے جاریہ اخراجات پچھلے سال کی نسبت زیادہ شرح سے بڑھے تاہم جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران وہ مجموعی طور پر 194.0 ارب روپے کا فاضل درج کرنے میں کامیاب رہیں جس سے مالیاتی یکجائی میں ان کے کردار کی عکاسی ہوتی ہے۔

غیر صوابدیدی اخراجات کا حصہ زیادہ ہونے کے باوجود وفاقی حکومت نے جولائی تا مارچ م س 15ء میں اپنے جاریہ اخراجات کی نمو کو 8.3 فیصد تک محدود رکھا۔ اخراجات کی تمام مدوں میں سست رفتار سے اضافہ ہوا سوائے ہنگامی واجبات کی ادائیگی اور پی ایس ایف کی مدد کے لیے دی گئی وفاقی حکومت کی گرانٹس کے (صوبوں کے علاوہ)۔ سودی ادائیگیاں جو وفاقی حکومت کے جاریہ اخراجات کے 40.0 فیصد سے زیادہ تھیں جولائی تا مارچ م س 15ء میں 7.2 فیصد بڑھ گئیں جبکہ جولائی تا مارچ م س 14ء میں 17.7 فیصد نمو ہوئی تھی۔ یہ کمی زیادہ پی آئی بی پر ششماہی کو پن ادائیگیوں کی وجہ سے ہوئی جس نے واپسی قرض کا نظام الاوقات تبدیل کر دیا ہے۔¹²

¹¹ دوسری جانب جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران خالص بیرونی اثاثوں میں 134.4 ارب روپے کا اضافہ درج کیا گیا جبکہ جولائی تا مارچ م س 14ء میں 103.2 ارب روپے کی خالص کمی ہوئی تھی جس سے بیرونی محاذ پر اطمینان بخش صورت حال کی عکاسی ہوتی ہے۔

¹² پی آئی بی پر کو پن ادائیگیاں ششماہی بنیاد پر معینہ شرح کے مطابق کی جاتی ہیں۔ نئے پی آئی بی سال میں ایک بار جاری کیے جاتے ہیں اور یہی بانڈ پی آئی بی کی اگلی نیلامیوں میں دوبارہ کھولے جاتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سال کی پہلی ششماہی میں جاری کی جانے والے تمام پی آئی بی کی دوسری کو پن ادائیگی جولائی 2015ء میں ہوگی جو م س 16ء کی پہلی سدماہی میں مالیاتی کارروائیوں کا حصہ بن جائے گا۔

خسارے کی مالکاری کے ذرائع میں بھی نمایاں بہتری ہوئی کیونکہ بینکوں کی مالکاری پر حکومت کا انحصار پچھلے سال کی نسبت کم ہو گیا۔ بینکاری نظام کے اندر حکومت نے اسٹیٹ بینک سے قرض پر انحصار نہیں کیا جس سے گرانی بڑھتی ہے بلکہ جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران 674.4 ارب روپے (نقد بنیاد پر) کی بھاری رقم واپس کر دی۔ مزید یہ کہ بین الاقوامی منڈی میں صکوک کے کامیاب اجرا اور بین الاقوامی مالی اداروں (آئی ایم ایف کے سوا) سے ملنے والی رقوم سے جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران خسارے کا بہت چھوٹا حصہ پورا کرنے میں مدد ملی۔

پاکستان کے قرضے کے اسٹاک میں سال کے پہلے نو ماہ کے دوران 933.6 ارب روپے کا اضافہ درج کیا گیا اور وہ بڑھ کر آخر مارچ 2015ء میں 174 کھرب روپے ہو گیا۔ یہ اضافہ تمام ملکی قرض میں اضافہ کی وجہ سے ہوا کیونکہ بیرونی قرضے میں دوران سال 83.0 ارب روپے کی کمی دیکھی گئی۔ اس کی وضاحت کی ضرورت ہے کیونکہ حکومت نے بین الاقوامی منڈی میں صکوک جاری کر کے کامیابی سے ایک ارب ڈالر جمع کیے، آئی ایم ایف سے ملنے والی رقوم واپس کی گئی رقوم سے زیادہ تھیں اور بین الاقوامی مالی اداروں (خصوصاً اسلامی ترقیاتی بینک) سے ملنے والے قرضے بھی پچھلے سال کے اسی عرصے کے مقابلے میں زیادہ تھے۔¹³ جس عنصر نے فرق پیدا کیا وہ نو قدر پیمائی کے 4.4 ارب ڈالر کے فوائد تھے (جو اہم کرنسیوں کے مقابلے میں امریکی ڈالر کی قیمت میں اضافے کی وجہ سے ملے) جس سے تجزیے کی مدت کے دوران بیرونی قرضے میں اضافے کی کافی تلافی ہو گئی۔

آنے والی رقوم میں اضافے اور تیل کی بین الاقوامی قیمتوں میں یکدم کمی سے جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران بیرونی شعبے میں نمایاں بہتری پیدا ہوئی۔ آخر مارچ 2015ء تک اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ ذخائر 11.6 ارب ڈالر تک پہنچ گئے جس سے ملک کا تین مہینے کا درآمدی بل ادا کیا جاسکتا ہے۔¹⁴ خالص بین الاقوامی ذخائر (NIR) بھی بڑھ گئے کیونکہ اسٹیٹ بینک نے بین الینک بازار سے اسپاٹ خریداریاں جاری رکھیں۔

جاری کھاتے کے توازن میں م س 15ء کی تیسری سہ ماہی میں 778.0 ملین ڈالر کا بھرپور فاضل درج کیا گیا جس سے جولائی تا مارچ م س 15ء کا جاری کھاتے کا خسارہ کم کر کے 1.6 ارب ڈالر تک لانے میں مدد ملی۔ تیسری سہ ماہی میں فاضل درج ہونے کے اسباب میں یہ شامل ہیں: (الف) اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقوم جو م س 14ء کی تیسری سہ ماہی کی رقوم سے دگنی تھیں¹⁵، (ب) کارکنوں کی ترسیلات زر کی مستحکم نمو جو سہ ماہی کے دوران تجارتی خسارہ پورا کرنے کے لیے کافی سے زیادہ تھا، اور (ج) تیل اور اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں یکدم کمی جس سے تجارتی خسارے کو گھٹانے میں مدد ملی۔

بہر حال، تیل کی پست قیمتوں کا ملک کی درآمدات پر سازگار اثر تیل کے سوا دیگر درآمدات میں اضافے کی وجہ سے زائل ہو گیا۔ مطلق لحاظ سے جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران درآمدات 31.0 ارب ڈالر تھیں جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 31.2 ارب ڈالر تھیں۔ درآمدات کی بنیاد پر ترقی سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ اضافہ زیادہ تر دھاتی مصنوعات، مشینری، گاڑیوں کے حصوں (بشمول الگ الگ پرزوں کی شکل میں رسی

¹³ مجموعی طور پر جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران بیرونی قرضوں کی تقسیم (آئی ایم ایف کے سوا) 3.8 ارب ڈالر تک پہنچ گئی جبکہ جولائی تا مارچ م س 14ء میں 2.3 ارب ڈالر تھی۔

¹⁴ اسٹیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ ذخائر 1.5 ارب ڈالر کے اضافے سے 26 جون 2015ء کو 13.1 ارب ڈالر تک پہنچ گئے۔

¹⁵ مجموعی طور پر جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت آنے والی رقوم 1452 ملین ڈالر تھیں جبکہ پچھلے سال کی اسی مدت میں 675.0 ملین ڈالر تھیں۔

حد تک الگ الگ پرزوں کی شکل میں) اور دیگر خام مال کی درآمد بڑھنے سے ہوا۔ چونکہ یہ درآمدات معاشی سرگرمی کا کلیدی اظہار یہ ہے اس لیے ان سے تعمیرات اور ٹرانسپورٹ کے شعبوں میں بھرپور نمو کی عکاسی ہوتی ہے۔

درآمدات کے مقابلے میں برآمدات میں کمی تشویشناک تھی۔ یہ کمی وسیع البیاد تھی جس سے ساختی مسائل، کمزور بیرونی طلب اور اجناس کی نرم بین الاقوامی قیمتوں کی نشاندہی ہوتی ہے۔ کمزور بین الاقوامی طلب کا اثر ٹیکسٹائل کی پست برآمدات سے ظاہر ہے جبکہ اجناس کی کم قیمتوں نے دھاگے اور نیفتھا کی برآمدات گھٹا دیں۔

ایک اور کمزور کڑی آنے والی غیر قرضہ جاتی رقوم کا کم حجم ہے۔ جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے تحت آنے والی رقوم 711.0 ملین ڈالر تھیں جبکہ جولائی تا مارچ م س 14ء میں 741.0 ملین ڈالر کی رقم آئی تھی۔ یہ رقوم جولائی تا مارچ م س 15ء کے دوران موجودہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پر منافع و منافع منقسمہ کے اخراج سے کم تھیں جو 2.2 ارب ڈالر تھا۔ تاہم یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیوں اور آئی ایم ایف کی جانب سے ملک کی مثبت جانچ کے بعد پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری آنے کے امکانات بحال ہو گئے ہیں۔

1.2 معاشی منظر نامہ

گذشتہ دو برسوں کے دوران استحکام کی پالیسیوں کے نفاذ اور اس مالی سال میں معاشی اظہاریوں میں نمایاں بہتری کے بعد پاکستان کی معیشت بلند نمو کے راستے پر گامزن ہونے والی ہے۔ مالی سال 16ء میں مثبت کاروباری احساسات کے نتیجے میں حقیقی جی ڈی پی نمو مستحکم ہونے کا امکان ہے۔ م س 16ء کے سالانہ منصوبے کے مطابق زراعت میں کچھ بہتری کے بعد صنعت اور خدمات کے شعبوں کی جانب سے اچھی کارکردگی کی توقع ہے۔ اس تناظر میں چار نکات قابل ذکر ہیں:

- اسٹیٹ بینک معاشی سرگرمیوں کو تحریک دینے کے لیے پچھلے سات ماہ کے دوران پالیسی ریٹ کو کم کر کے تاریخ کی پست ترین سطح پر لے آیا ہے۔ شرح میں کمی کے علاوہ نجی شعبے کو سستا قرضہ فراہم کرنے کے لیے سیالیت کے ادخالات کیے گئے ہیں تاکہ قرضے کی فراہمی مناسب رہے۔

- ایل این جی کی درآمد اور توانائی کے کچھ منصوبوں کی تکمیل پر توانائی کی فراہمی بہتر ہونے کی توقع ہے۔ تیل کی مسلسل کم قیمت سے بھی توانائی کی رسد میں سہولت ہوگی کیونکہ اس سے ٹریف میں اضافے کی لاگت اور کاروباری اداروں کے توانائی سے متعلق اخراجات کم ہوں گے۔

- بڑے انفراسٹرکچر منصوبوں اور نجی شعبے کے بڑھتے ہوئے رہائشی منصوبوں سے تعمیراتی سرگرمی کو فائدہ ہوگا۔ مزید برآں، چین پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت سڑکوں کی تعمیر کے کام میں اگلے مالی سال کے دوران تیزی آنے کی امید ہے۔ اس بڑھتی ہوئی سرگرمی سے تعمیرات اور منسلکہ صنعتیں مستفید ہوں گی اور اشیا سازی کے شعبے کو سب سے زیادہ فائدہ ہوگا۔

- طویل عرصے بعد سرمایہ کاریوں میں بحالی کی توقع ہے کیونکہ: (الف) توانائی کی قلت کے مزید کم ہونے کا امکان ہے، (ب) شدت پسندوں کے خلاف جاری مہم کے حوصلہ افزا نتائج سے سلامتی کے مسائل کی سنگینی کم ہوگی، (ج) عالمی مالی اداروں اور کریڈٹ ریٹنگ ایجنسیوں کی جانب سے معیشت کی مثبت جانچ سے سرمایہ کاروں کا اعتماد بہتر ہوگا، (د) چین پاکستان اقتصادی راہداری کے تحت آنے والی رقوم سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کو فائدہ ہوگا، اور (ه) شرح سود کی تاریخی پست ترین سطح سے بھی سرمایہ کاری کی سرگرمیوں کو تحریک ملے گی۔

مندرجہ بالا تبدیلیاں حوصلہ افزا ہیں تاہم ساختی مسائل کا باقی رہنا معاشی منظر نامے کے لیے بدستور خطرہ ہے۔ اس تناظر میں اگرچہ حکومت اصلاحات کے ایک متعین طریقہ کار (آئی ایم ایف پروگرام کے تحت) پر عمل پیرا ہے تاہم پائیدار معاشی نمو کو ترویج دینے کے لیے سخت اقدام کرتے ہوئے اس موقع سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ تین اہم شعبے خصوصی اہمیت کے حامل ہیں۔

اول، ٹیکس جی ڈی پی کا کم تناسب بار بار پیدا ہونے والا مسئلہ ہے۔ ہمارا نقطہ نظریہ ہے کہ ٹیکس کے حوالے سے کئی تبدیلیوں اور پچھلے کچھ مہینوں میں جی ڈی پی کی وصولیوں کے لیے قانونی مشکلات حل کیے جانے کے باوجود ایف بی آر کے لیے سال کے آخر تک نظر ثانی شدہ ہدف حاصل کرنا مشکل ہوگا۔¹⁶ معیشت کی دستاویزیت، ٹیکس مستثنیات کے خاتمے، بہتر نظم و نسق، ٹیکس وصولیوں کے مسائل کم سے کم کیے جانے اور صوبائی ٹیکس محکموں کے استحکام کی کوششوں کے ساتھ موثر کنٹرول نفاذ، پراپرٹی حقوق، احتساب اور انصاف کی فراہمی ٹیکس وصولیوں کو بہتر بنانے کے لیے از حد ضروری ہیں۔

دوم، نقصان میں جانے والے پی ایس یز ایک بوجھ ہیں۔ ان پی ایس یز کی نجکاری کے عمل سے ابھی تک ٹھوس نتائج نہیں نکلے۔ ابھی تک حکومت نے نفع بخش مالی اداروں (یو بی ایل، اے بی ایل اور ایچ بی ایل) میں اپنے حصص سرمایہ منڈی کی لین دین کے ذریعے فروخت کیے ہیں۔ اس فروخت کے کسی عمل میں انتظامیہ تبدیل نہیں ہوئی کیونکہ توانائی سے متعلق پی ایس یز کی نجکاری کا معاملہ ابھی تک ابتدائی مراحل میں ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ نفع آور اداروں کی نجکاری پہلے کی گئی گھائے میں جانے والی پی ایس یز کی نجکاری میں تاخیر خزانے پر بوجھ ہوگی۔

سوم، بیرونی کھاتے میں نمایاں بہتری کے باوجود جولائی تا مارچ مہ 15ء کے دوران برآمدات میں 3.2 فیصد کمی آئی جبکہ سالانہ منصوبے مہ 15ء کے مطابق برآمدی نمو 5.8 فیصد ہونی تھی۔ اگرچہ کمزور بیرونی طلب نے کردار ادا کیا تاہم حقیقی مسئلہ ساختی رکاوٹیں ہیں۔ برآمد کے قابل فاضل پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ بہت سوچ سمجھ کر طویل مدتی صنعتی پالیسی تشکیل دی جائے جو ملک کے دور رس مقاصد سے ہم آہنگ ہو۔ اس کے ساتھ پیداواریت بہتر بنانے اور رسدی زنجیر کو مضبوط کرنے کی مربوط کوششیں بھی ہونی چاہئیں۔

خوش قسمتی سے حالیہ مثبت اقدامات اور بہتر ہوتے ہوئے کاروباری احساسات سے پالیسی سازوں کے لیے نمو کی جامع حکمت عملی پر توجہ مرکوز کرنے کے لیے گنجائش پیدا ہو گئی ہے جس کی بے حد ضرورت تھی۔

¹⁶ ایف بی آر کی ٹیکس وصولیاں جولائی تا مارچ مہ 15ء کے دوران 12.8 فیصد اضافے سے 1969.0 ارب روپے تک پہنچ گئیں جو سال کے نظر ثانی شدہ ہدف 75.6 فیصد ہے۔